فضیلت ماہِ رمضان

حماد چاؤلہ

بسم اللہ والحمد للہ والصّلٰوۃ والسلام علٰی رسول اللہ و علی اٰلہ وصحبہ و أزواجہ و من والاہ و بعد !

ہر مسلمان کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ اسکا مقصدِ حیات اپنے خالق و مالک اور معبودِ برحق رب کی خالص عبادت کرنا ہے جیساکہ فرمانِ باری تعالٰی ہے:

اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں بھی پیدا کیا ہے اور تم سے پہلے لوگوں کو بھی (اوراس کی عبادت اس لیے کرو) کہ تم پرہیزگار بن سکو. البقرۃ: ۲۱

اور اسی مقصد کی تکمیل اور اسکی عملی تنفیذ کیلیے رب تعالٰی نے انبیاءورسل علیہم السلام کو مبعوث فرمایااور کتب کو نازل فرمایا۔اور عبادت سے مراد یہ ہیکہ انسان کے تمام ظاہری اور پوشیدہ(باطنی) اقوال(باتیں) واعمال ایک اللہ تعالٰی ہی کی اطاعت وفرمانبرداری میں اور اسکی رضاوخوشنودی کے حصول کیلیے ہوں۔اور جب ہم شریعتِ اسلامیہ میں موجود عبادات جیسے نماز،روزہ،زکٰوۃ،حج وغیرہ میں غوروفکر کرتے ہیں تو ہمیں سمجھ آتاہیکہ ان میں کچھ عبادات تو صرف جسمانی وبدنی ہیں اور کچھ صرف مالی ہیں جبکہ کچھ عبادات جسمانی ومالی دونوں ہیں اور ان تینوں اقسام پر اسلام کی بنیادیں قائم ہیں۔کیونکہ کچھ لوگ جسمانی عبادات کا تو بہت اہتمام کرتے ہیں لیکن اللہ کے راستے میں خرچ کرنے میں بہت بخیل ہیں،اسی طرح اسکے برعکس کچھ لوگ مال خرچ کرنے میں بہت آگے ہیں لیکن بدنی عبادت میں صفر ہیں،اسی لیے شریعت نے عبادات میں تنوّع رکھاہے تاکہ عبادات کی ان تمام اقسام کو عملاً اپنا کر انسان اپنے جسم اور جو کچھ بھی اسکے پاس ہے

،ہر لحاظ سے اپنے معبودِ بر حق کا عبادت گذار بن جائے،اور اسی جذبہ کے حصول کے لیے،اسے روزانہ نماز کی ادائگی کی صورت میں عبادت کا حکم دیا گیا۔اور ہر سال ایک مہینہ ایسا مقرر کیا کہ اس میں انسان جسمانی ومالی ہر لحاظ سے عبادت کے مفہوم کو سمجھتے ہوئے اسکے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے اپنی تربیت کر سکے۔

انتہائی خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں زندگی میں ایک مرتبہ یہ ماہِ مبارک نصیب ہو جائے،چہ جائے کہ وہ لوگ جنہیں بار بار ماہِ رحمت نصیب ہو۔جی ہاں! اہل ایمان کے لیے اللہ تعالیٰ کے احسانات وانعامات میں یہ ماہِ مبارک بہت بڑاانعام واحسان ہے۔کیونکہ:

اس ماہ کو خود رسول اکرم ﷺ نے بابرکت قرار دیا، اس ماہ میں کتاب ہدایت قرآن کریم کو نازل کیا گیا، اس میں جنت کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے تمام دروازے بند کر دیے جاتے ہیں ،اس میں اس ملعون شیطان کو قید کر دیا جاتا ہے جو دنیا میں ہر قسم کی چھوٹی بڑی برائی کی وجہ وسبب ہو ،اور اس ماہِ مبارک میں روزانہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے،اس میں روزہ وقیام کے مفہوم وضابطوں کو سمجھتے ہوئے عبادت کرنے والے کے سابقہ تمام صغیرہ گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے،اور اس ماہ میں ایک رات ایسی ہے جس کا مقابلہ ہزار مہینے بھی نہ کر سکیں،ایسا مبارک مہینہ کہ اس میں آنے والی'' لیلۃ القدر'' سے جو محروم کر دیا گیا، اس سے بڑا محروم ہی کوئی نہیں۔

ماہِ رمضان ایک مبارک مہینہ، تلاوتِ قرآن کریم کا مہینہ، عبادات وریاضتوں کا مہینہ، جنت کے حصول اور جھنّم سے نجات کا مہینہ، رحمتوں برکتوں اور مغفرت کا مہینہ، صبر وبرداشت کا مہینہ، فراخی رزق کا مہینہ، بھائی چارگی اور ایک دوسرے سے خیر خواہی کرنے کا مہینہ، صدقات وخیرات کا مہینہ، اپنے آپ کو سدھارنے اور سنوارنے اور تربیت کا مہینہ ہے۔

مذکورہ فضائل مندرجہ ذیل احادیثِ رسول ﷺ میں بیان کیے گئے ہیں:

- سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ ماہِ رمضان کی آمد پر فرماتے: یقیناً تمہارے پاس مبارک مہینہ آیا ہے، جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کیے ہیں۔ جس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، شیطان کو جکڑ کر قید کردیا جاتا ہے، اور اس ماہِ مبارک میں ایک رات ایسی عظمت والی ہے کہ وہ ایک اکیلی رات ہی ایک ہزار مہینوں سے بہتر اور شرف وعظمت والی ہے، اور پھر فرمایا کہ: جو اس رات کی بھلائی سے محروم ہوگیا حقیقت میں وہی محروم ہے۔[1]
- اسی طرح رسول اکرم ﷺ کا فرمان مبارک ہے: اس ماہِ مبارک میں اللہ تعالیٰ کا فرشتہ پکار پکار کے یہ کہتا ہے کہ اے خیر و بھلائی چاہنے والے خوش ہو جا (کہ خوشی کا مہینہ، خیر و بھلائی کا مہینہ، برکات اور رحمتوں کا مہینہ آگیا ہے) اور اے شر و برائی کے چاہنے والے اب تو رک جا (اور برائی چھوڑ دے)۔[2]
- اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے: ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک تمام صغیرہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ دونوں رمضانوں کے درمیان کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔ [3] اسی طرح فرمایا: کہ جو شخص اس ماہِ مبارک کے روزے رکھے، اور اس رمضان کے مہینہ کی حدود کو پہچان کر ان کی حفاظت کرے، اور جن چیزوں سے اس ماہِ مبارک میں خیال رکھنا چاہیے ان کا عملاً خیال رکھے، تو اس کے سابقہ تمام (صغیرہ) گناہوں کو بخش دیا جائے گا[4]
- اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ (اس ماہ مبارک میں) ہر رات اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔[5]
- اسی طرح آپ ﷺ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا، اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر میں نے یہ گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور آپ اللہ کے رسول ہیں ﷺ، اور میں (دن میں) پانچوں نمازوں کو ادا کروں، زکوۃ ادا کروں اور ماہِ رمضان

کے روزے رکھوں، اوراس ماہ کا قیام کروں (یعنی تراویح وتہجد پڑھوں) تو میں کن لوگوں میں شمار ہوں گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (تمہارا شمار) صدّیقین (سچوں) اور شہدا میں ہو گا۔ [6]

- اسی طرح مسند حاکم کی صحیح روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے یہ بد دعا فرمائی کہ اس شخص کے لیے ہلاکت و بربادی ہو جو رمضان المبارک کو پالے اور اپنے گناہوں، بداعمالیوں پر (پشیمان وشرمندہ ہو کر اور آئندہ نہ کرنے کے عزم کے ساتھ رب کے حضور خلوصِ دل سے معافی مانگ کر) اپنی بخشش نہ کرا سکا۔

اس ماہ کے شرف کو سمجھنے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ماہِ مبارک مذکورہ بد نصیبی و بد بختی سے نجات کا موقع ہے۔ یہ مغفرت و بخشش اور جہنم سے آزادی کا مہینہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان خوش نصیبوں میں سے بنادے جن کے لیے یہ مبارک مہینہ رحمت، مغفرت، برکت، جنت اور رب کی رضا کے حصول کا پیغام لایا ہے۔

رواہ احمد والنسائی والبیہقی

رواہ احمد والنسائی باسناد جید

رواہ مسلم

رواہ احمد، والبیہقی باسناد جید

صحیح ابن ماجہ للالبانی، ج ۱/۱۳۳

رواہ ابن خزیمہ والبزار